Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ | خطبہ نمبر ۲۳

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۲۸ وفا ۱۳۵۱ھش، ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۷۱

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۷ وفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۲۶ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ :- طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب مبلغ تنزانیہ ۴½ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۲۰/۷ بروز جمعرات ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر ان کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا بابرکت کرے اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

میرا بیٹا محمد ارشد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار تھا بہت کمزور ہو گیا ہے۔ بخار اُتر چکا ہے۔ احباب کرام اسکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں
(محمد اسماعیل خوشنویس ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ ماہ وفا ۱۳۵۱ھش (مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۷۲ء) بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب غنی ایم بی بی ایس ابن بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم کا نکاح محترمہ ناہید صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالواحد صاحب سن رائز پریس لاہور کے ہمراہ بعوض پانچہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے دینی و دنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور اپنے غیر معمولی فضلوں کا وارث بنائے۔ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب غنی نصرت جہاں سکیم کے تحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق لیگوس نائیجیریا میں طبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں خدمت سرانجام دینے کی توفیق دے اور حافظ و ناصر ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۵ جولائی بروز ہفتہ محترم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب آف لنڈن کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گل حسین رشید تجویز فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کا پوتا اور محترم چوہدری نور محمد خان صاحب اسٹیشن ماسٹر میاں چنوں کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح اور بااقبال زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کیلئے اسکے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں

کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو خدا کا دامن نہ چھوڑے اور پوری وفاداری دکھلائے

"ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا اُن کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا اُن کی حمایت میں ہے۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہ گار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہو گا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی اتفاق نہ ہوا کہ اُس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ اُن کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو اُن کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے ہم اُس پر ایمان لائے ہم نے اُس کو شناخت کیا تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۸ و ۱۹)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمیں اپنے اصلاح و ارشاد اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کام کا از سرِ نو جائزہ لیکر اس میں تیزی پیدا کرنی چاہئیے

اگر ہم نے غلبۂ اسلام کی مہم میں کامیاب ہونا ہے تو ضروری ہے کہ ہم ہر قسم کے لوگوں سے اُن کی عقل اور سمجھ کے مطابق بات کریں

اسلام کو غالب کرنے کیلئے ہمیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہو کر لوگوں کیلئے ایک نمونہ بننا پڑیگا

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۳ر احسان ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۳ر جون ۱۹۷۲ء بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد)

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج شعبہ زود نویسی)

سُورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ وَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (الاحزاب: ۲ تا ۴)

اور پھر فرمایا:-

"چند ہفتوں سے گرمی لگ جانے کی وجہ سے مجھے کافی تکلیف رہی ہے۔ بہت سے جمعے تو میں پڑھا بھی نہیں سکا۔ گذشتہ جمعہ گرمی کی وجہ سے ضعف کی تکلیف تھی مگر اس کے باوجود میں نے جمعہ پڑھایا کیونکہ میں ربوہ سے باہر سفر کرنے سے قبل اپنے بھائیوں سے ملاقات بھی کرنا چاہتا تھا اور ایک نئے مضمون کی ابتداء بھی کرنا چاہتا تھا۔

میں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

کا جو مضمون ہے (اسے عنوان ہی سمجھنا چاہیئے) اس کے متعلق مختصراً بیان کیا تھا۔ تفصیل تو ان مضامین کی بہت لمبی ہے، ساری تو بیان نہیں ہو سکے گی، لیکن جس حد تک ضروری سمجھونگا، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل سے بیان کروں گا۔

میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں یہ بتایا تھا کہ "جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ" میں تین بنیادی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام کے مخاطب ایک ہی ذہنیت رکھنے والے لوگ نہیں ہیں بلکہ وہ مختلف ذہنیتوں کے مالک ہیں۔ وہ مختلف طبیعتیں رکھتے ہیں۔ اُن کے عقائد مختلف ہیں۔ اور پھر چونکہ غلط باتیں بھی کئی قسم اور نوع کی ہوتی ہیں اس لئے مختلف قسم کی غلط باتوں کو صحیح سمجھنے والے لوگ بھی ہیں۔ اسلئے

غلبۂ اسلام کی مہم

میں اگر ہم کامیاب حصہ لینا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ہر ایک گروہ سے اسکی سمجھ اور عقل کے مطابق بات کرنی چاہیئے۔

دو گروہ جن کا قرآنِ کریم نے دوسری جگہ ذکر کیا ہے اُن کے متعلق میں نے پچھلے جمعہ مختصراً بتایا تھا کہ ایک گروہ وہ ہے، جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا۔ اب جو شخص خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل نہیں، اُسے آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان سے قبل حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پر ایمان لانے پر راضی کر ہی نہیں سکتے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا۔ اس کیلئے رسول کے ماننے کا سوال ہی نہیں ہے۔ وہ کہے گا جب اللہ ہی نہیں ہے تو رسول اللہ کیسے بن گئے۔ دوسرا گروہ اُن لوگوں کا ہے جو خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ خالق اور رب کا ایک مبہم سا مفہوم اُن کے دماغ میں ہوتا ہے لیکن اُخروی زندگی پر اُن کا یقین نہیں ہوتا۔ اگر ایسے شخص کے سامنے کوئی یہ کہے کہ تمام مذاہب خصوصاً اسلام نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کی شریعت پر اگر عمل کیا جائے تو یہ انسان کو

اُخروی زندگی کی نعماء

کا وارث بنا دیتی ہے۔ تو وہ کہے گا میں اُخروی زندگی پر ایمان نہیں لاتا لہٰذا مجھے قرآن کریم کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ پس قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ وہ اُخروی زندگی کو سنوارتا ہے۔ اُس شخص کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا، جو اُخروی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتا۔ وہ کہے گا میں اُخروی زندگی پر ایمان نہیں لاتا اسلئے قرآنِ کریم کی میں ضرورت نہیں سمجھتا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو تعلیم نازل کی گئی تھی، اس کے متعلق بھی قرآنِ کریم نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ اس میں بھی یہی دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ انہی لوگوں کو فائدہ پہنچائے گی جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ پھر جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرآنِ کریم نے

ایک حسین اُسوہ

کی شکل میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا:-

"اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ" (الاحزاب ۲۲)

جو شخص خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کیلئے آپؐ اُسوۂ حسنہ ہیں اور جو ایمان نہیں رکھتا اُس بدقسمت کیلئے آپؐ کا اُسوۂ حسنہ ہونا فائدہ مند نہیں ہوگا۔

پس یہ دو گروہ بن گئے۔ ایک دہریوں کا اور دوسرے اُخروی زندگی پر ایمان نہ لانے والوں کا۔ ایسے لوگوں کو پہلے تم خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل کرو۔ پھر اُخروی زندگی کا قائل کرو اور پھر اُن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ پیش کرو تو اُن پر اثر ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ بہرحال پچھلے جمعہ کو جو میں نے مختصر سا خطبہ دیا تھا، اُسے میں نے خلاصہ کے طور پر بیان کر دیا ہے۔

جو آیات میں نے ابھی پڑھی ہیں، ان میں بھی بڑا وسیع مضمون بیان ہوا ہے لیکن چونکہ میری طبیعت خراب ہے۔ مجھے اس گرمی میں بھی تکلیف ہو رہی ہے۔ اس لئے زیادہ لمبا خطبہ نہیں دے سکتا۔

ان آیات میں دو اور گروہوں کا ذکر ہے۔ دراصل میں چاہتا ہوں کہ اگر سارے گروہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان نہ ہو سکیں تو ان میں سے بنیادی طور پر جو اہم گروہ ہیں، پہلے ان کو اور پھر ان کے متعلق قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے اس پر روشنی ڈالوں۔ میں بتا چکا ہوں کہ ایک وہ گروہ ہے جو دہریہ کہلاتا ہے۔ دوسرا وہ گروہ ہے جو خدا تعالیٰ کو تو کسی حد تک مانتا ہے لیکن اُخروی زندگی پر ایمان نہیں لاتا۔ قرآن کریم کی بہت ساری آیات میں ان کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض آیات کا میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو گروہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں وہ رسول پر بھی ایمان لائیں گے۔ جو لوگ رسول پر ایمان لائیں گے اور اُخروی زندگی پر ان کو یقین ہوگا ان کو فکر ہوگی کہ اس دنیا کی چند روزہ زندگی کی بجائے

اُخروی زندگی

کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ابدی زندگی ہے۔ وہ نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔ جس کی نعمتیں بھی اس دنیوی زندگی کے مقابلے میں بہت ہی اچھی، بہت ہی بہتر اور بہت ہی زیادہ لذتوں اور مسرتوں والی ہیں۔ غرض جو لوگ خدا تعالیٰ اور اُخروی زندگی پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی (جیسا کہ قرآن کریم نے بیان کیا ہے) اسوۂ حسنہ ہے۔ اس طرح جو لوگ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور اُخروی زندگی پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ مگر مسلمان نہیں وہ آگے دو گروہوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ ایک کو قرآنی اصطلاح میں کافر کہتے ہیں اور دوسرے کو منافق کہتے ہیں۔ ان ہر دو گروہ نے خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے، اُخروی زندگی کے لئے دنیا میں آسمانی ہدایت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بھی ہر وہ آسمانی ہدایت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نازل ہوئی اس کا بھی ان میں سے بعضوں نے انکار کیا اور اس کے خلاف بڑی جدوجہد کی اور بڑا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس کے خلاف روحانی جنگ اور بعض موقعوں پر جسمانی جنگ بھی لڑی گئی۔ اسی طرح پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر نازل ہونے والی شریعت کا بھی انکار کیا گیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں، قرآن اور اسلام کے مقابلے میں بھی

دو گروہ

ہیں۔ ایک کافروں یعنی منکرین اسلام کا گروہ ہے۔ اس گروہ میں شامل لوگ اسلام کا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تو ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول نہیں۔ اُخروی زندگی تو ہے۔ اور اس کے لئے آسمانی ہدایت کی بھی ضرورت تو ہے لیکن یہ آسمانی ہدایت نہیں ہے جسے تم اسلام کہتے ہو۔

ایک دوسرا گروہ وہ ہے جو اسلام میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس کے شامل ہونے کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ بعض لوگ دُنیوی لالچ کے لئے شامل ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ، دنیوی عزتوں کے لئے شامل ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ دُنیوی مشکلات سے بچنے کے لئے اسلام میں شامل ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ وہ اسلام میں شامل تو ہو جاتے ہیں۔ لیکن حقیقی ایمان نہیں لاتے۔ ان کی زبان پر ایمان کا لفظ ہوتا ہے لیکن دل میں ایمان نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ وہ دو رنگ یعنی منافق ہے۔ یک رنگی اس کی طبیعت میں نہیں ہوتی۔ وہ کسی رنگ میں صاف اور سیدھا نہیں ہوتا۔ نہ قولِ سدید کا پابند اور نہ صراطِ مستقیم پر چلنے والا ہوتا ہے۔

ان دو گروہوں کے متعلق بھی قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس مضمون کو میں اپنے وقت پر انشاء اللہ بیان کروں گا۔ لیکن یہاں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ”یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ“ میں دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی طرف اشارہ ہے۔

تقویٰ کے معنے

ہیں جو چیز ایذا دینے والی یا ضرر پہنچانے والی ہے۔ اس سے حفاظت کرنا۔ ان چیزوں سے حفاظت کا نام وِقَایَۃ ہے۔ عربی کے بعض قواعد کے لحاظ سے واؤ، ت سے بدل جاتی ہے۔ اس کا اصل مصدر وقی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا ہے کہ کافروں کو دیکھو، وہ تعداد میں زیادہ، دنیوی سامانوں میں زیادہ، جتھہ بندی میں زیادہ، سیاسی اقتدار میں زیادہ اور رعب میں زیادہ ہیں۔ پھر تاریخی روایات ان کے حق میں زیادہ ہیں۔ جہاں تک تاریخی روایات کا تعلق ہے وہ ان کے نتیجہ میں کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے آباؤ اجداد کو ایسے عقائد کا پابند نہیں پایا۔ اُن کو تو ہم نے بتوں کی پرستش کرتے ہی دیکھا ہے۔ ان کو تو ہم نے یہ کرتے اور وہ کرتے دیکھا ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ شیطان ان کو اس قسم کی احمقانہ بات بھی سکھا سکتا ہے۔ کہ ہم نے تو اپنے بڑوں کو ہر رسول کی مخالفت کرتے دیکھا ہے۔ ہم نے ہر رسول کا انکار کرتے دیکھا ہے اور ہم نے ہر رسول کا استہزاء کرتے دیکھا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے بھی کہا ہے کہ جو بھی رسول آیا۔ خدا کے بندوں میں سے بعضوں نے شروع میں اس سے استہزاء ہی کیا۔

بہرحال ایک تو یہ گروہ ہے جو جتھے میں زیادہ، مال میں زیادہ۔ سیاسی اقتدار میں زیادہ، رعب میں زیادہ (رعب کے غلط فوائد حاصل کرنے میں زیادہ ہوتا ہے۔ (مسلمان تو اپنے اقتدار اور اثر و رسوخ کا غلط فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتے) اور پھر اسلام کے خلاف منصوبہ انتہائی طور پر خطرناک اور دل میں بڑی سخت مخالفت کہ اسلام کو مٹا دینا ہے۔

دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوتا ہے جو ظاہر میں اسلام لے آتے ہیں۔ لیکن اندر ہی اندر ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ اندر سے اسلام کی جڑیں کاٹنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ وہ

اسلام کی ترقی

میں رخنہ ڈالتے ہیں جس طرح پانی آہستہ آہستہ بنیادوں میں مار کرتا ہے اور مکان کو گرا دیتا ہے، اسی طرح ان کا اثر بھی آہستہ آہستہ رونما ہوتا ہے۔ ان کی خفیہ طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ الٰہی سلسلوں میں کمزوری پیدا ہو۔ ایسے لوگ ظاہر میں مسلمان بھی ہوتے ہیں۔ اور ایمان کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

یہ دونوں فتنے یا اسلام کے خلاف دونوں قسم کے منصوبے اتنے خطرناک ہیں کہ کفر کے مقابلے میں کھڑے ہونے کے لئے بڑے پختہ ایمان کی ضرورت ہے۔ ورنہ پاؤں ڈگمگا جائیں گے۔ دوسرا نفاق کا فتنہ ہے اس فتنے سے بچنے کے لئے جہاں بڑی ہمت درکار ہے وہاں اس سے بچنا ایک اچھا نمونہ چاہتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ منافق مصلح کے روپ میں آتا ہے وہ دوست کی شکل میں سامنے آتا ہے وہ ایک پیار کرنے والے ساتھی یا بھائی کی شکل میں سامنے آتا ہے وہ اپنے آپ کو چھپاتا ہے۔ اس کا ظاہر بڑا حسین مگر اس کا باطن ہر لحاظ، ہر رنگ میں نہایت بے ہودہ۔ بھیانک اور بدصورت ہوتا ہے۔

غرض اس آیت کے لفظی اور ظاہری معنے یہ بنتے ہیں کہ اے نبی! کافرانہ منصوبوں اور منافقانہ ریشہ دوانیوں سے اسلام کو بچانے کی خاطر حفاظت کا ذریعہ خدا تعالیٰ کو بناؤ اور مسلمانوں کو یہ کہا (جب میں یہ کہتا ہوں تو میرا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مسلمان بہرحال زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے فرمایا) تم بہت ہو گئے۔ پھر تم منافقین سے کیوں ڈرتے ہو۔ فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

تمہارے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے۔ آپؐ اکیلے تھے مگر مخالفین سے بالکل نہیں ڈرے۔ حالانکہ کفر کے سارے منصوبے آپ کے خلاف اور کفر کے سارے وار آپؐ کی ذات پر تھے۔ ہر قسم کی مخالفتوں کا آپؐ ہی نشانہ تھے۔ اس وقت بندوق تو نہیں تھی۔ مگر ہر تلوار جو میان سے باہر نکلتی اور وار کرتی تھی اس کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن ہوا کرتی تھی۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو دیکھو۔

آپؐ اکیلے تھے

مگر آپؐ نے کافروں کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ آپؐ اکیلے تھے اور آپؐ نے منافقوں کا مقابلہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو بہت سے منافقین کے متعلق اطلاع دی گئی تھی۔ لیکن آپؐ نے اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتایا نہیں تھا۔ آپؐ نے اکیلے ہی منافقین کے ساتھ مہم جاری رکھی۔ آخر جب نشانے کا پتہ ہی نہ ہو تو نشانہ لگانے میں کوئی دوسرا آدمی تو شریک نہیں ہو سکتا تھا۔ جب اس بات کا کسی کو پتہ ہی نہیں تھا کہ وار کہاں سے آ رہا ہے۔ تو دوسروں کے لئے اس کے روکنے اور ناکام بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ منافقین کے متعلق صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ تھا اس لئے آپؐ نے خود ہی ان کا مقابلہ کیا۔ یہی کہنا پڑے گا اور یہی معقول بات ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے کافروں کا بھی مقابلہ کیا اور منافقوں کا بھی مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی صلوٰت آپ پر ہمیشہ ہمیشہ ہوتی رہیں (کسی اور پر نہ اتنی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوئیں اور نہ ہوں گی) اللہ تعالیٰ کی وہ محبت اور پیار جو آپ کو حاصل ہوا جو کسی اور آدمی کو حاصل نہیں ہوا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی وہ محبت اور پیار ہے جو امت مسلمہ چودہ سو سال سے آپ کے لئے مانگتی چلی آ رہی ہے اور قیامت تک مانگتی چلی جائے گی۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے

ایک عظیم نمونہ

ہیں۔ آپ کافروں کے مقابلے میں اکیلے کھڑے ہو گئے۔ آپ کے مخلص ساتھی تھے مگر آپ نے اُن کو نہیں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے کن کن منافقوں کے متعلق اطلاع دی ہے کہ یہ لوگ منافق ہیں اور ان کا مقابلہ کرنا ہے۔ آپ نے ایک آدھ آدمی کو بتایا اور وہ بھی اس لئے کہ اُس نے آپ کے بعد ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہنا تھا اس کو علیحدہ کر کے اور اعتماد میں لے کر اور اس سے وعدہ لیکر کہ وہ آگے اس بات کو عام نہیں کرے گا منافقین کے متعلق بتا دیا کیونکہ آپ سمجھتے تھے کہ میری وفات کے بعد منافقین کی ریشہ دوانیاں ہوں گی اس لئے کوئی نہ کوئی آدمی تو گواہ رہنا چاہیئے تاکہ وہ بوقت ضرورت گائیڈنس دے سکے اور امت کو اُن سے متنبہ کر سکے۔ جب ایسا شخص ننگا ہو کر باہر آ جائے (منافق بعض دفعہ ننگا ہو کر سامنے بھی آ جاتا ہے) تو اس وقت لوگوں کو بتا سکے کہ یہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ منافقین کے خلاف بھی اصل جنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے لڑی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ اور بھی دو گروہ ہیں ایک منکرین اسلام کا گروہ ہے اور دوسرا منافقین کا گروہ ہے۔ منکرین اسلام کے ساتھ ہمارا جو مجادلہ ہے اور ان کو مغلوب کرنے اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو ہماری جنگ اور جہاد ہے وہ اور قسم کا ہے اور جو منافق کے ساتھ ہماری جنگ ہے وہ اور قسم کی ہے۔ ویسے اصولاً تو ہم تلوار کے ساتھ جنگ نہیں کرتے۔ ہم نے تو ان کی روح کو اپنے قبضے میں لینا ہے اُن کے جسموں کو چیلوں کے آگے ڈالنا ہمارا مقصد نہیں ہے ہم نے ان کی روح کو آنحضرت صلعم کے قبضے میں لے لینا ہے۔ جس طرح لوگوں نے بعض بزرگوں کے متعلق غلط سلط کہانیاں بنا رکھی ہیں (اس کی تفصیل میں میں تو اس وقت نہیں جا سکتا جس دوست کو کوئی کہانی یاد آ گئی ہو وہ حظ اٹھالیں)

بہرحال

ہمارا مقصد یہ ہے

کہ ہم اُن کی روح جیتیں۔ ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم ان کی گردن کاٹیں تاہم یہ جو مقابلہ ہے۔ یہ جو جیتنے کا ایک فعل ہے۔ اس کے لئے تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ اس کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس کے لئے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اس کے لئے انتہائی ایثار کے نمونے خدا کے حضور اور دُنیا کے سامنے پیش کرنے پڑتے ہیں۔

غرض یہ بڑی سخت جنگ ہے اس کے متعلق قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا ہے۔

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (التوبہ: ۷۳)

جس کے معنے یہ ہیں کہ کفار اور منافقین کے مقابلے میں سخت رویہ اختیار کرو۔ یہاں بھی اس پوری آیت کی رو سے یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ کہہ کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ بنایا ہے

میں اس مضمون کے متعلق ابھی مزید غور کر رہا ہوں میرا خیال ہے کہ جہاں بھی یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ کہہ کر کوئی حکم دیا گیا ہے وہاں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس میں بڑا سخت حکم تھا ایک پابندی تھی اس سے گھبرانا نہیں تمہارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے اس کی طرف دیکھ لینا وہ تمہارا سہارا بن جائے گا

پس یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

(التوبۃ: ۷۳)

میں لفظ "غلظ" کے معنے ایسی سختی کے ہیں کہ جس کے اندر کوئی چیز اثر انداز نہ ہو سکے۔

مثلاً اسپنج ہے۔ یہ بھی نسبتاً سخت ہے۔ پانی کی نسبت زیادہ سخت ہے۔ اس کو نیچے دبانے کے لئے بھی کچھ زور لگانا پڑتا ہے لیکن اس کے اندر پانی کا اثر چلا جاتا ہے۔ اس کے اندر خلاء ہے جس میں دوسری چیز داخل ہو جاتی ہے۔ پانی میں مٹی کے جو چھوٹے چھوٹے ذرے ہوتے ہیں، وہ اس کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔

پس سختی تو نسبتاً ہے لیکن

اسپنج کی سختی

ایسی سختی نہیں کہ باہر سے کسی چیز کا اثر اس کے اندر داخل نہ ہو سکے مگر "غلظ" کی رو سے کسی چیز میں ایسی سختی مراد ہے، جس پر کسی چیز کا اثر نہ ہو سکے۔

چنانچہ "وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ" کے اس فقرے یا الفاظ کے اس مجموعہ میں دراصل دو معنے پائے جاتے ہیں۔ اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ خود اتنے سخت ہو جاؤ کہ کفر اور نفاق کا اثر تمہارے اندر گھس نہ سکے۔ اور دوسرے یہ کہ خود اتنے سخت بن جاؤ کہ کفر اور نفاق کی سختی کے باوجود تمہارا اثر ان کے اندر چلا جائے۔ اُن میں نفوذ کر جائے اور ان کی جو ہیئت کذائی ہے۔ اور ان کی (چونکہ انسان ہیں اس لئے ہم کہیں گے) جو ذہنیت اور اخلاق ہیں۔ اُن کے جو منصوبے ہیں، اُن کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہو اور جو آج کافر ہے، وہ کل کو مخلص مومن بن جائے جس طرح حضرت عکرمہؓ بن گئے تھے اور جو آج منافق ہے، وہ کل سب کچھ قربان کرنے والا سچا مسلمان بن جائے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بہت سے لوگ نفاق چھوڑ کر سچے مومن بن گئے تھے تاہم کئی بدبخت نفاق کی حالت میں فوت بھی ہو گئے تھے۔ لیکن کئی ایک کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اور کمزور ایمان والے پختہ ایمان والے بن گئے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دو گروہ تو وہ تھے جن میں پہلا خدا کا انکار کرنے والا اور دوسرا اُخروی زندگی پر ایمان نہ لانے والا اور اس کا منکر۔ ان کے علاوہ دو اور گروہ ہیں۔ پہلا گروہ خدا کو مانتا ہے۔ اُخروی زندگی کو بھی مانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ آسمانی شریعت بھی آنی چاہیئے تاکہ اُخروی زندگی سنور جائے۔ لیکن وہ اپنی بدبختی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا۔ دوسرا گروہ منافقوں کا گروہ ہے وہ اسلام میں دُنیوی اغراض کے لئے شامل ہو جاتے ہیں۔ اُخروی زندگی کے سنوارنے کے لئے شامل نہیں ہوتے۔

پس یہ دو گروہ اور آ گئے۔ ان کے متعلق ہمیں مزید

تجزیہ کرنا پڑے گا

کیونکہ قرآن کریم نے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق بے شمار دلائل دیئے ہیں۔ سارے دلائل کا احاطہ کرنا تو ایک عمر کا بھی کام نہیں اس مضمون کا احاطہ ساری عمر کی محنت بھی نہیں کر سکتی۔ تاہم تفصیلی نہیں تو کچھ تو انشاء اللہ بیان کروں گا

جہاں تک کافروں کا تعلق ہے، وہ بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں لیکن میرے اس مضمون کے لحاظ سے وہ منکر مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اُخروی زندگی پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ویسے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے ان کے متعلق جیسا کہ میں بتا چکا ہوں وہ بھی منکر ہیں۔ لیکن اس وقت وہ منکرین مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اُخروی زندگی پر بھی ایمان لاتے ہیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآنی شریعت پر ایمان نہیں لاتے یا وہ لوگ جو نفاق کے طور پر اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔

پھر قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ منکرین یعنی کافر بھی آگے کئی قسم کے ہوتے ہیں ان کا بھی ہمیں تجزیہ کرنا پڑے گا۔ لیکن اس وقت میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنے اصلاح و ارشاد اور

تبلیغ و اشاعت اسلام

کے کام کا از سر نو جائزہ لے کر اس میں تیزی پیدا کرنی چاہیئے ان طریقوں سے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔

اب مثلاً ایک دہریہ شخص ہے۔ ہمارے پاکستان میں بھی اشتراکیت کے بڑے نعرے لگ رہے ہیں۔ اگر ایسے شخص کے سامنے آپ جا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ پیش کریں تو وہ کہے گا میں خدا تعالیٰ کو مانتا نہیں۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اسوہ کو کیسے مان لوں۔ پس جب ہم ایسے لوگوں کے پاس جائیں گے تو اُن کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں وہ دلائل پیش کریں گے جو قرآن کریم نے دیئے جنہیں اگر کسی کے سامنے صحیح طور پر پیش کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی معقول انکار نہیں کر سکتا۔ پھر اُن پر یہ ثابت کریں گے کہ اُخروی زندگی بھی ماننی پڑے گی ورنہ دنیوی زندگی کا کوئی مزہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل دی ہے، اُس نے ہمیں کتے اور سؤر تو نہیں بنایا۔ ہمارے اندر

ہماری فطرت میں

ایک URGE (ارج) رکھی گئی ہے، ایک جذبہ پیدا کیا گیا ہے۔ کہ ہم اُخروی زندگی کے لئے کام کریں۔ اگر اُخروی زندگی نہیں تھی تو پھر جو فطرت کے اندر ایک جذبہ ہے یہ خود بخود کیسے آ گیا۔ سؤر اور کتے میں کیوں نہیں آیا۔

پھر کفر کفر میں فرق ہے۔ قرآن کریم نے اسے بیان کیا ہے۔ قرآن کریم کی تفسیر میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمایا ہے اسیطرح نفاق نفاق میں فرق ہے۔ کسی آدمی کا دل پتھر کی طرح سخت ہوتا ہے اس کے دل کو نرم کرنے کے لئے

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

پر عمل کرنا پڑے گا۔ کسی کے متعلق فرمایا کہ اُن کے کان بہرے یا اُن کے کانوں میں ثقل اور بوجھ ہے۔ یا کسی کے متعلق فرمایا وہ اندھے ہیں۔ اُن کی آنکھیں نہیں۔ پس جس شخص کا کفر یا نفاق اندھے آدمی کے مشابہ ہے۔ پہلے اس کی بینائی کی فکر کرنی پڑے گی۔ یعنی وہ طریق اختیار کرنا پڑے گا جس کی اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے جو آدمی سنتا نہیں، اس کے سامنے وہ تعلیم پیش کرنی پڑے گی جو قرآن کریم نے یہ کہہ کر ہمارے سامنے رکھی ہے کہ جو نہیں سنتے اُن کے سامنے یہ تعلیم رکھو۔

پس اگر ہم نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کامیاب ہونا ہے تو ہمیں اپنے اصلاح و ارشاد کے کام کا ایک نئے سرے سے جائزہ لے کر

ایک نئی مہم

چلانی پڑے گی۔ بعض دوستوں کا ابھی تک یہ حال ہے کہ اگر کسی سے جا کر ملیں تو باتیں ہی مثلاً حیات و وفاتِ مسیح کے مسئلے پر بحث شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی شریف آدمی ہے تو وہ چپ کر کے سنتا رہتا ہے۔ جب آدھا گھنٹہ گزر جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تو پہلے ہی وفاتِ مسیح کا قائل ہو چکا ہوں آپ نے خواہ مخواہ آدھا گھنٹہ ضائع کیا۔

غرض اب ایک تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ سوائے چند سخت متعصب لوگوں کے، کسی بھی سمجھدار پڑھے لکھے آدمی کے ساتھ آپ بات کریں گے تو وہ کہے گا میں پہلے ہی حضرت مسیحؑ کو وفات یافتہ سمجھتا ہوں۔ یہ تو پاگلوں والی بات تھی کہ کسی انسان کو زندہ سمجھا جاتا اور آسمان پر بٹھا دیا جاتا۔ ستر اسی فیصد بلکہ اس سے بھی شاید زیادہ لوگ اس مسئلے پر ہمارے مؤقف کے قائل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ ہم اس حد تک کامیاب ہو گئے ہیں۔

اب ایک اور بڑی اچھی رَو پیدا ہو رہی ہے خصوصاً پاکستان کے نوجوانوں میں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ختمِ نبوت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ فرق ہے کہ احمدیوں سے پہلے اسلام میں مختلف فرقوں نے خاتم النبیین کے مختلف معانی کئے، احمدیوں نے بھی اپنا ایک معنی کر دیا۔ اس کو کوئی صحیح سمجھتا ہے تو مان لے اور صحیح نہیں سمجھتا تو نہ مانے لیکن ایک احمدی کو خاتم النبیین کے اس معنے کی وجہ سے منکرِ ختمِ نبوت نہیں کہا جا سکتا یہ بڑی اچھی رَو ہے جو ہمارے حق میں پیدا ہو چکی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آئندہ پانچ سات سال میں یہ مسئلہ بھی ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ ہمارے معنے مانیں یا نہ مانیں، وہ ہمیں اس وجہ سے منکرِ ختمِ نبوت نہیں کہہ سکتے۔ ایسے شخص کے ساتھ آپ کی بحث اور قسم کی ہو گی۔

میں نے نوجوانوں کو پہلے بھی کہا تھا کہ آپ لوگوں کے لئے ایک مشکل سامنے آ رہی ہے۔ تم اس کے لئے تیاری کرو۔ جب یہ

فلسفیانہ اور نظریاتی مسئلے

ختم ہو گئے۔ تو پھر لوگوں نے کہنا ہے کہ ہم میں اور تم میں عملاً کیا فرق ہے۔ اسلامی تعلیم پر جو تم عمل کر رہے ہو تو جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نمونہ دکھایا تھا تم بھی اس کا نمونہ دکھاؤ۔ پس اس کے لئے ہمیں تیار ہونا چاہیئے۔ دنیا کی طرف نہیں جھکنا چاہیئے۔

ہوں تو اس کی سب پر ذمہ داری ہے لیکن نوجوان نسل پر سب سے زیادہ ذمہ داری ہے۔ اس لئے کہ زیادہ شدت کے ساتھ یہ سوال انہی سے پوچھا جائے گا۔ ابھی کچھ عرصہ تو اس سوال میں وہ شدت پیدا نہیں ہو گی کچھ تھوڑے بہت لوگ ابھی تک حیات و وفاتِ مسیحؑ کے مسئلے پر اُلجھتے ہیں۔ تاہم یہ دس پندرہ فی صد سے زیادہ نہیں ہیں۔ اسیطرح ختمِ نبوت کے مسئلے پر بھی لوگ اُلجھتے ہیں۔ لیکن یہ چالیس پچاس فیصد سے زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن ایک وقت آتا ہے کہ یہ مسئلہ بھی کلّی طور پر نہیں تو ستر اسی فی صد تک ضرور صاف ہو جائے گا پھر لوگ پوچھیں گے کہ ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے۔ اسلام سے ہم نے جو حاصل نہیں کیا وہ تم نے حاصل کیا ہے تو کیا کیا ہے۔ اس واسطے

اسلامی تعلیم کا نمونہ

بننے کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے۔ اگر تم احمدیت کو واقعی سچا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نہایت ہی بابرکت مہم سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو تم واقعی پہچانتے ہو جو آج ہم پر نازل ہو رہے ہیں اور ولا فخر کیونکہ وہ ہماری کسی نیکی اور خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی رحمت جوش میں ہے۔ وہ اسلام کو غالب کرنا چاہتا ہے۔ اگر یہ ساری چیزیں ہیں تو پھر تمہیں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین کر کے لوگوں کے لئے ایک نمونہ بننا پڑے گا ورنہ جو اعتراض ہوگا اس کا آپ جواب نہیں دے سکیں گے۔ اب بھی نمونہ بننا چاہیئے۔ لیکن کل آپ کو زیادہ مشکل پڑ جائے گی۔ اب اتنی مشکل نہیں پڑتی۔ پھر ذمہ داری کے نہ نباہنے کے نتیجہ میں گناہ بھی ہے اور کفرانِ نعمت بھی ہے۔ تاہم ابھی اتنی مشکل نہیں کیونکہ سوال کرنے والے اتنے نہیں اور اچھا نمونہ دکھانے والے بہت ہیں۔ نوجوان نسل پر بڑی کثرت سے سوال کئے جائیں گے۔ جتنی کثرت سے یہ سوال ہوں گے، اتنی شدت سے انہیں اُن کے جواب دینے کے اہل بننا چاہیئے۔ اور قابل ہونا چاہیئے۔

بہرحال یہ چار گروہ ہو گئے۔ پھر آگے دیکھیں گے کہ قرآن کریم نے کفر کی کتنی قسمیں بیان کی ہیں۔ اور ہر ایک قسم کے متعلق کیا کیا دلائل پیش کئے ہیں۔ اسیطرح نفاق کی کتنی قسمیں بیان کی ہیں اور ان کے متعلق کیا کیا دلائل پیش کئے ہیں۔ اسلام کی اس مہم میں ہم غالب آئے تب ساری امت بہت صاف ستھری، نیک، پاک اور مطہر بنتی ہے ورنہ نہیں بنتی۔ (ان کو ایسا بنانا ہمارا کام ہے)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کو بھی اور مجھے بھی صحت اور توفیق دے تا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مضمون سکھایا ہے، میں اس کو احسن طریق پر ضرورت کے مطابق تفصیل سے بیان کر سکوں۔

کلیۃ الطب (طبیہ کالج) ربوہ

احباب کو علم ہے کہ ربوہ مرکز احمدیت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے طب کی ترویج و ترقی کے لئے "کلیۃ الطب" کے نام سے ایک کالج جاری فرمایا ہوا ہے یہ کالج حکومت پاکستان کا منظور شدہ ہے اس میں قدیم طب کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ مثلاً اناٹومی۔ فزیالوجی۔ مفردالقوی۔ مائنر سرجری۔ طب قانونی۔ علم السموم اور علم ادویہ وغیرہ بھی پڑھائے جاتے ہیں طلباء کی عملی ٹریننگ کے لئے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتظام ہے۔ آخری امتحان پاس کرنے کے بعد "فاضل الطب والجراحت" کی ڈگری ملتی ہے۔ نئی حکومتی پالیسی کے تحت طلباء کا مستقبل روشن ہے۔ معیار داخلہ میٹرک ہے کالج کے ساتھ ہوسٹل کا انتظام بھی موجود ہے۔ علم طب میں شغف رکھنے والے نوجوان اس کالج میں داخلہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔ تفصیلی معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب کریں۔

(پرنسپل)

درخواست دعا

برادرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ کی اہلیہ صاحبہ شدید طور پر علیل ہیں اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے ان کی صحت و کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا محمد ... ہیڈ ماسٹر ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون نمبر ۶۹۰۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

ماہنامہ الفرقان ربوہ
کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک
رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں۔ اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخلص اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرنا چاہیئے۔" سالانہ چندہ صرف ۱۰/- روپے ہے (مینیجر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
پُرشوکت و پرجلال اشتہارات کا مجموعہ
یعنی
مجموعہ اشتہارات جلد اوّل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں۔ ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اوّل طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہے۔
ہدیہ جلد اوّل مجلد علاوہ محصول ڈاک - دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے۔ باقی دو جلدیں بھی جلد طبع ہو جائیں گی ان شاء اللہ۔
آرڈر رجسٹرڈ کروا لیں ملنے کا پتہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۲۸۶

ہر عمر کی پٹھیاں مرغیاں انڈے
رعایتی نرخوں پر
عارضی ریٹ یک روزہ پٹھیاں ۲۰۰/- روپے سینکڑہ
" ۱۰۰۰ سے زائد کو ۱۷۵/ روپے سینکڑہ
" مرغیاں ۸/ تا ۱۰/- روپے مرغی
" انڈے ۲/۴۰ روپے درجن
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

ضرورت ہے
ملتان میں ایک ڈرائیور اور دو چوکیداروں کی ضرورت ہے
درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے درج ذیل پتہ پر ارسال کریں یا دفتری اوقات میں مل لیں۔
مرزا نعیم احمد افسر امانت تحریک جدید ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ ۲ روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

قائدین خدام الاحمدیہ
یکم اگست تا ۱۰ اگست
عشرہ وصولی منائیں
(مہتمم مال)

مکان قابل فروخت
دارالرحمت غربی نزد رحمت بازار
ربوہ میں ایک پختہ مکان نیا تعمیر شدہ
رقبہ ایک کنال قابل فروخت ہے
میٹریل نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے۔ مکان دو حصوں میں ہے اور چھتیں آر۔سی۔سی ہیں۔ پانی میٹھا گیس بجلی لگی ہوئی ہے۔ خواہش مند احباب
مجید آئرن سٹور گولبازار ربوہ
فون نمبر ۳۴ سے رجوع فرمائیں۔

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۲۸۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر
گوشت پوست چڑھانے والی اکسیر دوا الفلفا ٹانک (رجسٹرڈ)
کا لگاتار استعمال خون کی کمی بھوک کی کمی پریشانی خوف معدہ جگر اور اعضائے رئیسہ کی ہر کمزوری غذا کا جزو بدن نہ بننا طاقتور دوائیں اور ٹانک کھانے کے باوجود کمزوری اور دیگر ہر قسم کی کمزوریاں دور کر کے جسم دل دماغ کو فرحت بخشنے میں جادو اثر ہے قیمت فی شیشی صرف تین روپے۔ ڈاک خرچ ۱/۵۰- تیار کردہ:-
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ھوالشافی
بواسیر کو سو فیصد آرام
مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم حال مینیجر نواز آباد فارم سندھ فرماتے ہیں:
"میں نے آپ کا تیار کردہ پائلز کیور کا کورس ایک کیس میں استعمال کرایا تھا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے کیپسول سے غیر معمولی افاقہ ہوا اور چاروں کیپسول کھانے کے بعد سو فیصدی آرام آگیا تھا"
قیمت: دس روپے علاوہ محصول ڈاک ۱/۷۵ روپے
☆ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ شاہدرہ قائد اعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

امراءِ اضلاع و مربیانِ سلسلہ سے ضروری گزارش

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو ان شاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ
"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ برائے تعلیم بھجوائے گا"

امراء صاحبان اضلاع و مربیان سلسلہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں نیز آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں۔ براہ مہربانی ان کے نام و ولدیت مع مکمل پتے ارسال فرمائیں تاکہ انٹرویو سے قبل ان سے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے
نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے
کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۲۸